بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

جو جرابیں چمڑے کی نہ ہوں لیکن ان میں درج ذیل تین شرائط پائی جائیں تو ان شرائط کے ساتھ وہ چمڑے کے موزوں والے اوصاف کی حامل ہو جاتی ہیں، اور چمڑے کے موزوں کی طرح ان پر بھی مسح جائز ہو جاتا ہے، وہ تین شرائط درج ذیل ہیں:

۱...... ان میں پانی جلدی نہ چھنے، یعنی مسح کرتے ہوئے یہ پانی کو جذب کر کے قدموں تک نہ پہنچائیں۔

۲...... کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی کی وجہ سے پنڈلی پر خود قائم رہ سکے، یہ قائم رہنا موزوں کی تنگی وغیرہ کی وجہ سے نہ ہو بلکہ ان کی ضخامت اور موٹا ہونے کی وجہ سے ہو۔

۳...... جوتا یا چپل پہنے بغیر تین میل چلنے سے پھٹنے والی نہ ہوں۔ اور میل سے مراد میل شرعی ہے جو 3.4 انگریزی میل اور 5.48 کلومیٹر کے برابر ہوتا ہے۔ (ماخذہ امداد المفتین: ۲۳۸، وجواہر الفقہ ۳/۲۲۳)

جن جرابوں میں درج بالا شرائط پائی جائیں گی اُن پر مسح کرنا جائز ہوگا، اور جن میں یہ شرائط نہیں پائی جائیں گی اُن پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

اور چونکہ مختلف کمپنیاں الگ الگ قسم کی مصنوعات بناتی ہیں، اور تجربات کی بنیاد پر مصنوعات کے معیار اور ان کے اوصاف میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس لئے کسی ایک نمونہ کو دیکھ کر مطلق حکم نہیں بتایا جا سکتا۔ اصولی جواب وہی ہے جو اوپر ذکر کیا گیا ہے، لہٰذا اس جواب کی روشنی میں جرابوں پر مسح کے جائز ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

فی الهداية (باب المسح على الخفين)

وقالا يجوز إذا كانا ثخينين لا يشفان لما روى أن النبي عليه الصلاة والسلام مسح على جوربيه، ولأنه يمكنه المشي فيه إذا كان ثخينا وهو أن يستمسك على الساق من غير أن يربط بشيء فأشبه الخف وله أنه ليس في معنى الخف لأنه لا يمكن مواظبة المشي فيه إلا إذا كان منعلا وهو محمل الحديث وعنه أنه رجع إلى قولهما وعليه الفتوى۔

وفي اللباب في شرح الكتاب (باب المسح على الخفين)

(ولا يجوز المسح على الجوربين) رقيقين كانا أو ثخينين (عند أبي حنيفة إلا أن يكونا مجلدين) أي جعل الجلد على ما يستر القدم منهما إلى الكعب (أو منعلين) أي جعل الجلد على ما يلي الأرض منهما إلى الكعب (أو منعلين) أي جعل الجلد

(جاری ہے)

Scanned with CamScanner

على ما يلى الأرض منهما خاصة، كالنعل للرجل (وقال أبو يوسف ومحمد) رحمهما الله (يجوز المسح على الجوربين) سواء كانا مجلدين أو منعلين أو لا (إذا كانا ثخينين) بحيث يستمسكان على الرجل من غير شد، و (لا يشفان الماء) إذا مسح عليهما أي لا يجذبانه، وينفذانه إلى القدمين، وهو تأكيد للثخانة فقال في التصحيح؛ وعنه أنه رجع إلى قولهما، وعليه الفتوى، هداية اهـ.

وحاصله كما في شرح الجامع لقاضيخان ونصه ولو مسح على الجوربين فإن كانا ثخينين منعلين جاز بالاتفاق، وإن لم يكونا ثخينين منعلين لا يجوز بالاتفاق، وإن كانا ثخينين غير منعلين لا يجوز في قول الإمام خلافا لصاحبيه، وروى أن الإمام رجع إلى قولهما في المرض الذي مات فيه اهـ .... واللہ تعالیٰ أعلم

(بندہ محمود الحسن عفی عنہ)

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۳۰/ جمادی الاولی ۱۴۴۳ھ

4/ جنوری 2022ء

دار الافتاء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ له

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۳۰/ جمادی ۱۴۴۳ھ

۰۶/ جنوری 2022ء

مفتی

Scanned with CamScanner